محمد ابراہیم فانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ ۔ اکوڑہ خٹک

شہادت گاہِ بالاکوٹ

۱۳؍ فروری ۱۹۸۰ء کو بندہ بالاکوٹ میں شاہ اسماعیل شہیدؒ کے مزار پہ حاضر ہوا۔ اس روح پرور اور کیف آگیں فضا میں یہ نظم موزوں ہوئی۔ جو کہ اہلِ ذوق حضرات کی نذر ہے ——— فانی

※

اے نسیمِ جاں فزا بادِ صبا آہستہ چل
یہ شہیدوں کی زمیں ہے ہاں ذرا آہستہ چل

یہ شہادت گاہِ الفت یہ شہیدوں کی زمیں
یہ فضا کتنی معطر یہ یہاں کیسا حسیں
ذرہ ذرہ اس کا اللہ ہمسرِ ماہِ مبیں
اس کی عظمت پر ہے شاہد گردشِ چرخِ بریں
ہر طرف سے آرہی ہے یہ صدا آہستہ چل
یہ شہیدوں کی زمیں ہے ہاں ذرا آہستہ چل

یہ وہ ذرہ جس کو دیتے ہیں مہ و انجم خراج
لیتی ہے توقیر سے دنیا بھی اس کا نام آج
قوتِ باطل ہے اس کے سامنے روباہ مزاج
اس سے قائم دینِ قیم امتِ احمد کی لاج
کس قدر وجد آفریں ہے یہ فضا آہستہ چل
یہ شہیدوں کی زمیں ہے ہاں ذرا آہستہ چل

اس زمینِ پاک میں خوابیدہ وہ قدسی صفات
جن کے تقوٰی و تقدس پر ہیں شاہد شش جہات
پا لیا تھا ان کو فاکیشوں نے رازِ کائنات
ان سے ہے وابستگی بس باعثِ فوز و نجات
ہیں یہاں وہ اہلِ دل اہلِ وفا آہستہ چل
یہ شہیدوں کی زمیں ہے ہاں ذرا آہستہ چل

وادیِ کاغاں یہاں کے دشت و دامن کوہسار
کہہ رہے ہیں قصۂ جور و ستم دیوانہ وار
اور زبانِ حال سے گویا ہے دریائے کنہار
اس نے دیکھا ہے یہاں پر ذوقِ ایماں کا خمار

سن بھی لے یہ ماجرائے دلربا آہستہ چل
یہ شہیدوں کی زمیں ہے ہاں ذرا آہستہ چل

یہ زمیں تو اہلِ عرفاں سوختہ جانوں کی ہے — شمعِ حق پر مٹ چکے جو ایسے پروانوں کی ہے
گلشنِ توحید و سنّت کے ثنا خوانوں کی ہے — جو رہے دنیا سے غافل ایسے بیگانوں کی ہے

مل رہا ہے یاں پہ منزل کا پتا آہستہ چل
یہ شہیدوں کی زمیں ہے ہاں ذرا آہستہ چل

کارواں یہ جس جگہ پہنچا حشر برپا کیا — نورِ حق سے عالمِ ظلمت کو رخشندہ کیا
ہر دلِ حق آشنا میں دردِ دل پیدا کیا — اور حنین و بدر کے اُس عہد کو زندہ کیا

ہیں یہاں وہ حق پرست درد آشنا آہستہ چل
یہ شہیدوں کی زمیں ہے ہاں ذرا آہستہ چل

درسِ حریت جہاں ملتا ہے یہ ہے وہ مقام — یہ وہ میخانہ ہے لٹتے تھے جہاں وحدت کے جام
ہیں یہاں آسودہ ایسے دینِ قیّم کے امام — کر رہا ہے آسماں بھی جن کی سطوت کو سلام

ہے مقامِ صبر و تسلیم و رضا آہستہ چل
یہ شہیدوں کی زمیں ہے ہاں ذرا آہستہ چل

ہے یہ خطّہ کس قدر عہد آفریں "تاریخ ساز" — تذکرہ اس کا ہے کتنا دل کشا و دلنواز
یہ وہ خطّہ جس پہ ہے اب ملّتِ بیضا کو ناز — آسماں بھی جھک کے کرتا ہے یہاں راز و نیاز

یہ فضا ہے مہبطِ نورِ خدا آہستہ چل
یہ شہیدوں کی زمیں ہے ہاں ذرا آہستہ چل

ان کی عظمت واہ فاؔنی مرتبہ ان کا بلند — فخر ان اسلاف پر کرتے ہیں اہلِ دیوبند
حق کے رستے میں کٹا ان ہستیوں کا بند بند — پھر بھی ان کو گالیاں دیتے ہیں چند بدعت پسند

رحمتِ حق ان پہ ہو صبح و مسا آہستہ چل
یہ شہیدوں کی زمیں ہے ہاں ذرا آہستہ چل